ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-18

ماخذ تحقیقی مجلہ

سرور عظیم
انچارج، شعبہ اردو، تھل یونیورسٹی بھکر

فرحت پروین کی افسانہ نگاری کا تنقیدی مطالعہ

Sarwar Azeem
Incharge , Department of Urdu,Thal University,Bhakkar.

***Corresponding Author:** sarwarazeem16@gmail.com

A Critical Study of Farhat Parveen's Fiction

Farhat Parveen is the best fiction writer of Urdu. His legendary collections include "Munjmid, Restauran ki khirki se, Bezum Shisha Gran, Kanch ki chatan, Sandal ka jungal". Farhat Parveen has been a member of various welfare and literary organizations. She is the speak up daughter of Ahmad Nadeem Qasmi. She had close relations with most of the famous authors of literature, including Amjad Islam Amjad, Attaul Haque Qasmi, Mushtaq Ahmad Yousufi and Khawaja Muhammad Zakaria. Farhat Parveen stayed in different countries. Her first fiction collection titled "Munjmid" was published in 1997. She wrote fiction on women's rights, feminist sentiments and women's issues. In her fictions, European and Oriental women are depicted. Furthermore, she satirizes the class system in the society. Rare ideas, styles of thinking, variety of themes, unique style of writing and modern style of thinking are found in her fictions. She has presented human psychology in a deeply conscious and logical manner. There is continuity and attraction in the plot of fiction. She has presented all the facts of life very well.

Keywords: *Farhat Parveen, Unique Urdu fiction writer, Diversity of topics, Materialism, Social class system, Universality, Unique style of writing, Deep awareness of human psychology, Reasoned and effective style of narration, Modern style of thinking*

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-18
ماخذ تحقیقی مجلہ

افسانے کا شمار اردو ادب کی مقبول ترین اصناف میں ہوتا ہے۔ اگرچہ اردو میں افسانے کی روایت مغرب سے آئی مگر داستان، حکایات اور قصوں کی شکل میں کہانی کی ایک مضبوط روایت برصغیر کی تہذیب اور ادب میں پہلے سے موجود تھی۔ افسانہ کے لیے انگریزی میں ہم معنی لفظ شارٹ سٹوری مستعمل ہے۔ یہ داستان اور ناول کی ارتقائی اور ترقی یافتہ صورت ہے۔ افسانے کی خوبیوں کے بارے میں ڈاکٹر محمد کامران یوں بیان کرتے ہیں:

"افسانے کی پہلی خوبی اس کا اختصار ہے۔ غزل کی طرح اس صنف میں بھی رمز و ایماء کے رنگ بکھرے ہوئے ہیں۔

افسانے کی دوسری خوبی یہ ہے کہ اس کے لیے کوئی خاص ہیئت مقرر نہیں۔ کہانی کے واقعات اور کردار جس سانچے میں ڈھلتے ہیں، وہی اس کی ہیئت قرار پاتا ہے"۔(۱)

اردو میں پریم چند کو اردو افسانے کا بانی قرار دیا جاتا ہے۔ مگر پریم چند سے پہلے علامہ راشد الخیری، سجاد حیدر یلدرم اور منشی سجاد حسین نے بھی افسانے تحریر کیے۔ اس دور کے افسانوں پر رومانویت کی چھاپ نظر آتی ہے۔ سجاد حیدر یلدرم کے افسانوں کا ماخذ ترکی زبان کے افسانے ہیں۔ رومانوی دور میں بہت سے افسانے تحریر کیے گئے۔ مصنفین اور ادباء نے مغرب سے مرعوب ہو کر بہت سے موضوعات پر افسانے تحریر کیے اور اردو ادب کو نئے موضوعات کے افسانوں سے لبریز کیا جس سے ادب میں نئی جان پیدا ہو گئی۔ مغربی تہذیب و ثقافت کو افسانوں میں بخوبی پیش کیا گیا۔ ڈاکٹر مرزا حامد بیگ کے مطابق علامہ راشد الخیری کا افسانہ "نصیر اور خدیجہ" مخزن کے دسمبر ۱۹۰۳ء کے شمارے میں شائع ہوا۔ پریم چند کا پہلا افسانہ ۱۹۰۷ء میں شائع ہوا۔ جبکہ یلدرم کا افسانہ ۱۹۰۳ء میں شائع ہوا۔ لیکن یلدرم کے افسانے تراجم ہیں اور پریم چند کے افسانے طبع زاد ہیں۔ پریم چند کے افسانوں میں وطن سے محبت اور معاشرتی اصلاح کے موضوعات نظر آتے ہیں۔ مجنوں گورکھپوری اور نیاز فتح پوری کے افسانوں کا موضوع عشق و محبت کا جذباتی پہلو ہے۔ ۱۹۳۰ء کے لگ بھگ حیات اللہ انصاری ،فیاض محمود، عظیم بیگ چغتائی، راشد الخیری اور اختر انصاری نے بڑے اچھے افسانے تحریر کیے۔ افسانے کے ارتقاء کے بارے میں ڈاکٹر انور سدید یوں لکھتے ہیں:

"بیسویں صدی کے چوتھے عشرے میں افسانے کا ایک روپ یہ تھا کہ ادبی سطح پر رومانویت اور حقیقت نگاری کے دھارے آپس میں مدغم ہوتے نظر آ رہے تھے"۔(۲)

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-18
ماخذ تحقیقی مجلہ

۱۹۳۶ء میں ترقی پسند تحریک اردو ادب پر گہرا اثر مرتب کیا اور ہر صنف ادب میں اس کا اثر نمایاں نظر آتا ہے۔ اس دور میں ادب برائے مقصدیت کے تحت افسانے تحریر کیے گئے۔ منشی پریم چند ترقی پسند افسانہ نگاروں میں سر فہرست ہیں۔ انہوں نے اپنے افسانوں میں دیہاتی زندگی کی خوب عکاسی کی ہے۔ ان کے افسانوں میں حقیقت نگاری کو بڑی خوب صورتی سے پیش کیا گیا ہے۔ اس تحریک سے متاثر ہو کر بہت سے ادباء نے مختلف اصناف میں طبع آزمائی کی۔ بلکہ اس تحریک کی اتنی مقبولیت ہوئی کہ یہ تحریک ادباء کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی بجائے ادباء خود اس کی طرف کھنچتے چلے آئے۔ اردو افسانے میں بہت سے قلمکاروں نے قسمت آزمائی کی جس سے اردو افسانے کے ساتھ ساتھ اردو نثر کو بھی بیش قیمت خزانہ میسر آیا۔ اس صنف نے تھوڑے ہی عرصے میں مقبولیت حاصل کر لی۔ اسے اردو نثر میں بڑی صنف قرار دیا گیا۔ ڈاکٹر فرمان فتحپوری اس دور کے افسانہ نگاروں کے بارے میں یوں رائے دیتے ہیں:

"اس عہد میں جن پرانے اور نئے افسانہ نویسوں نے اس فن کو سر بلند کیا ان میں علی عباس حسینی، کوثر چاند پوری،

اعظم کریوی جیسے بزرگ بھی ہیں اور راجندر سنگھ بیدی، کرشن چندر، احمد علی، منٹو، رشید جہاں، حیات اللہ انصاری،

اشک، عصمت، خدیجہ مستور، شوکت صدیقی، وغیرہ بھی شامل ہیں"۔(۳)

قیام پاکستان کے بعد اردو افسانوں میں معاشرتی موضوعات کا اضافہ ہوا۔ ۱۹۴۷ء کے بعد اردو ادب میں جن افسانہ نگاروں نے طبع آزمائی کی ان میں انتظار حسین، غلام عباس، قرۃ العین حیدر، ہاجرہ مسرور، خدیجہ مستور، اشفاق احمد، آشم مرزا، بلونت سنگھ، رام لعل، شفیع الرحمن، وغیرہ زیادہ اہم ہیں۔ انہوں نے سماجی، اقتصادی، تاریخی اور دیگر موضوعات پر افسانے لکھے۔ ان کے افسانوں کو آج بھی اردو ادب میں اہم سنگ میل کی حیثیت حاصل ہے۔

فرحت پروین موجودہ دور کی ایک اہم افسانہ نویس ہیں۔ وہ یکم جنوری ۱۹۴۴ء کو غلام حیدر خان کے گھر پیدا ہوئیں۔ ان کا تعلق سرائے نورنگ (صوبہ کے پی کے) کے ایک جاگیر دار گھرانے سے ہے۔ ان کے پر دادا خان بہادر ایک معروف اور خطاب یافتہ شخص تھے۔ ان کی وفات کے بعد خاندانی تنازعات کی بناء پر ان کے دادا خدا بخش خان نقل مکانی کر کے مستقلاً بھکر آن بسے۔ اور پولیس میں بطور تھانیدار خدمات سر انجام دیتے رہے۔ ان کے والد غلام حیدر خان دوران

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-18

ماخذ تحقیقی مجلہ

ملازمت مختلف شہروں میں فرائض منصبی انجام دیتے رہے۔ ان کی والدہ معلمہ تھیں۔ فرحت پروین نے میٹرک تک تعلیم بھکر میں حاصل کی، بعد ازاں انٹر، گریجویشن اور ماسٹرز پنجاب یونیورسٹی لاہور سے کی۔ وہ ضلع بھکر کے نامور بزنس مین انعام اللہ خان کی اہلیہ ہیں۔ ان کے قریباً پانچ افسانوی مجموعے اور تراجم چھپ چکے ہیں۔ ان کی ابتدائی تحریروں کے بارے میں یوں درج ہے:

"۱۹۹۲ء میں میں نے اپنی پہلی کہانی لکھی۔ جس کے بعد میرے افسانے ایک تواتر

سے احمد ندیم قاسمی کے جریدے

'فنون' میں چھپتے رہے۔ اس کے علاوہ 'سویرا، سیپ، ادب لطیف اور دیگر کئی ملکی اور غیر ملکی جرائد خصوصاً ہندوستان کے

ادبی رسالے 'ادیب' اور امریکہ کے رسالے 'آواز' میں بھی مجھے نمایاں جگہ ملتی ہے۔"(۴)

فرحت پروین دراصل ایک اعلیٰ پائے کی افسانہ نگار ہیں۔ انہوں نے افسانہ نگاری کے میدان میں بڑے جوہر دکھائے۔ موصوفہ نے اردو افسانہ میں خوبصورت اضافہ کیا ہے۔ ان کے اب تک بہت سے افسانوی مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ جن میں 'منجمد'، 'ریستوران کی کھڑکی سے'، 'بزم شیشہ گراں'، 'صندل کا جنگل'، اور 'کانچ کی چٹان' شامل ہیں۔ مزید برآں 'برگ گل افسوس' (ناول) اور 'خواب زمستاں' (تراجم) بھی نمایاں ہیں۔

فرحت پروین بہت سی فلاحی تنظیموں کی منتظم بھی ہیں۔ اور غریبوں کی دل کھول کر مدد کرتی ہیں۔ وہ کئی ادبی تنظیموں کی چیئرپرسن، سیکرٹری اور رکن بھی رہی ہیں۔ انڈیا میں 'ساحر کلچرل اکیڈمی' کے ٹرسٹ کی اعزازی ٹرسٹی بھی ہیں۔ احمد ندیم قاسمی انہیں منہ بولی بیٹی کہتے تھے۔ ان کے بیشتر مشاہیر ادب سے گہرے تعلقات رہے ان میں امجد اسلام امجد، عطاالحق قاسمی، مشتاق احمد یوسفی و دیگر شامل ہیں۔ فرحت پروین مختلف ممالک میں مقیم رہیں اور مختلف ممالک کی تہذیب و ثقافت کا گہرا مشاہدہ کیا ان ممالک میں برطانیہ، جرمنی، روس، اٹلی، سویٹزرلینڈ، الاسکا، امریکہ، ہندوستان، سری لنکا، سعودی عرب، خلیجی ریاستیں، بنگلہ دیش، کینیڈا اور افریقا شامل ہیں۔ تا زیر قلم امریکہ میں مقیم ہیں۔

فرحت پروین کے افسانوں کا پہلا مجموعہ 'منجمد' کے عنوان سے ۱۹۹۷ء میں شرکت پرنٹنگ پریس لاہور سے شائع ہوا۔ روشن ادبی تنظیم کے تحت ۲۰۰۵ء میں اس کا نیا ایڈیشن شائع ہوا۔ اس میں کل سترہ افسانے شامل ہیں۔ ان

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-18

ماخذ تحقیقی مجلہ

افسانوں میں 'شاخ آہو، مفلس، گم گشتہ، ایک تھی چڑیا، بن باس، سنک، منجمد، ماما لوچیا اور سبز پتلون زیادہ نمایاں ہیں۔ انہوں نے اپنے ابتدائی افسانوں میں ہی اسلوب نگارش، ندرت خیال، انداز فکر اور موضوعات کے تنوع جیسی خوبیوں کو پیش کیا۔ ان کے افسانوں کو خوب سراہا گیا جس کی بناء پر اس کی دوبارہ اشاعت ہوئی۔ اس ضمن میں احمد ندیم قاسمی یوں بیان کرتے ہیں:

"فرحت پروین کے افسانوں میں عموماً مظلوم، مقہور، مفلس اور تنہا کرداروں کے ساتھ والہانہ ہمدردی اور دردمندی کا

اظہار کرتی ہیں مگر کہیں بھی جذباتیت کا شکار نہیں ہوتیں"۔(۵)

فرحت پروین نے مختلف موضوعات پر افسانے تحریر کیے ان کا تحریر کردہ ایک افسانہ 'نمک حرام' کے موضوع پر لکھا گیا ہے۔ اس میں پاکستانی معاشرے میں آبادی کے اضافے کو معاشی مجبوریوں کی وجہ سے چالاک اور سفاک استحصالیوں کا ہدف دکھایا گیا ہے۔ اسی طرح ایک اور خوبصورت افسانہ 'سوہنی' کے عنوان سے ہے۔ جس میں ایک گھریلو ملازمہ کی بیٹی کی کہانی بیان کی گئی ہے۔ وہ لڑکی اپنی امیر مالکن اور اس کی بیٹیوں کو ایک آنکھ نہیں بھاتی۔ اور جب ان کے پڑوس میں رہنے والا ایک پڑھا لکھا نوجوان اس لڑکی کے رشتے کا طلب گار ہوتا ہے تو امیر مالکن کی نفرت میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔ وہ لڑکی کو زبردستی گاؤں میں لے جا کر ایک ان پڑھ شخص سے بیاہ دیتی ہے۔ اور یوں 'سوہنی' چند ہی برسوں میں ایک 'کوجھی' بڑھیا بن کر رہ جاتی ہے۔ انہوں نے اپنے افسانوں میں عورتوں کے مسائل کو بخوبی اجاگر کیا ہے۔ ان کے افسانوں میں منظر کشی کے بہترین نمونے ملتے ہیں۔ ان کی زبان سادہ، سلیس، شستہ اور اسلوب بیان رواں دواں ہے۔ ان کی تحریروں میں انگریزی الفاظ کا بھی بیشتر استعمال کیا گیا ہے۔ دلچسپی ان کی افسانوں کی منفرد خوبی ہے۔ وہ ماہر نفسیات ہیں اور انسانوں کی بالخصوص عورتوں کی نفسیات کو بڑی مہارت سے اپنے افسانوں میں پیش کرتی ہیں۔ ڈاکٹر اقبال واجد ان کی افسانہ نگاری کے حوالے سے ان الفاظ میں اظہار خیال کرتے ہیں:

"فرحت پروین کی افسانہ نگاری تخلیقی عمل کے ایک حسین، پر درد، ارتقاعی صورتحال کی پیداوار ہے۔ جو ان کے

مزاج اور ذوق جمال کے تخلیقی اضطراب کے ذریعہ حسن، تخلیق کی دلکشی اور گراں مایہ معنوی موزونیت کے

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-18

ماخذ تحقیقی مجلہ

سہارے

آگے بڑھی ہے"۔(٦)

ان کے افسانوں میں بہترین کردار نگاری پیش کی گئی ہے۔ ان کے تخلیق کردہ کردار جاندار اور مکمل ہیں۔ وہ ان کی تہذیب و ثقافت کے مکمل علمبردار ہیں۔ ان کا لباس، بول چال، طرز بود و باش، کھانے اور طرز زندگی ان کی ثقافت کی عکاسی کرتے ہیں۔ فرحت پروین نے مختلف ممالک کے لوگوں کی ثقافت کا مشاہدہ کیا ہوا تھا جسے ان کرداروں کی عملی زندگی کے ذریعے بڑی خوب صورتی سے پیش کیا ہے۔ ان کے کردار مختلف ممالک، ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور خلیجی ریاستوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے اپنے افسانوں میں معاشرتی طبقاتی نظام پر خامہ فرسائی کی ہے۔ غریب طبقے کی بے چارگی اور امیر طبقے کی کمینگی کو بڑی مہارت سے پیش کرتے ہیں۔

فرحت پروین کا دوسرا افسانوی مجموعہ 'ریستوران کی کھڑکی سے' کے عنوان سے چھپا۔ اس کا پہلا ایڈیشن مئی ۲۰۰۰ء اور دوسرا ایڈیشن ۲۰۰۹ء میں شائع ہوا۔ انہوں نے اس کا انتساب اپنے والدین کے نام معنون کیا ہے۔ اس مجموعے میں (۱۸) افسانے شامل ہیں۔ جن میں 'غار کے کنارے، تجربہ، ایک پرانی کہانی، عجیب شے، تشار، تمغہ، ٹیڑھی اینٹ، مرگ محبت، نابینا، الجھن، جھوٹی، ان گھڑ' و دیگر شامل ہیں۔ اس میں ایک افسانہ 'ریستوران کی کھڑکی سے' کے عنوان سے تحریر کیا گیا ہے۔ اس میں ایک لڑکا اور لڑکی کے کردار کو پیش کیا گیا ہے۔ جو ناشتہ کرنے کے بعد ریسٹورنٹ سے گھومنے کے لیے نکلتے ہیں بالآخر تھک ہار رات کے کھانے کے لیے ایک ہوٹل میں جا بیٹھتے ہیں لیکن ابھی ڈنر کے وقت میں کچھ دیر باقی ہے۔ پھر لڑکا پیسے نکلوانے کے لیے باہر چلا جاتا ہے اور لڑکی وہیں بیٹھی لوگوں کی شخصیات، نفسیات، چہروں اور ظاہری شکل و شباہت کا کھڑکی سے جائزہ لیتی رہتی ہے۔ یہ کہانی اپنے آپ سے بچھڑی ہوئی عورت کا ایک جدید المیہ ہے جو نگر نگر گھوم کر اپنے دھڑ سے بچھڑا چہرہ تلاش کر رہی ہے۔ اسی مجموعہ میں ان کا ایک اور خوب صورت افسانہ 'مرگ محبت' شامل کیا گیا ہے۔ جس میں ایک لڑکی نرمین جو ایک لڑکے تاشفین سے بے پناہ محبت کر بیٹھتی ہے۔ اور اس کی کوشش ہوتی ہے کہ تاشفین بھی اس سے بے حد محبت کرے وہ اس کے اعتراف محبت کے لیے منتظر رہتی ہے۔ نرمین کی اس محبت کا علم اس کے والدین اور چھوٹی بہن ثمرین کو بھی ہو جاتا ہے لیکن بد قسمتی سے اسے ساری زندگی مسلسل انتظار ہی کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ تاشفین اسے صرف اچھا وقت گزارنے کے لیے فون کرتا تھا۔ ان کی افسانہ نگاری کے بارے میں نجیب احمد یوں لکھتے

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-18
ماخذ تحقیقی مجلہ

ہیں:

"فرحت پروین کا افسانہ اس کی اپنی ذات کی شناخت اور کائنات کے وسیع تر تناظر کی تفہیم کا اظہار ہے۔ وہ

استقامت

کے ساتھ آگے کی طرف سفر کرتے ہوئے کبھی خود سے اور کبھی کائنات سے مکالمہ کرتی ہے"۔(۷)

فرحت پروین کا انداز بیان مدلل اور پر تاثیر ہے۔ ان کی تحریروں میں منطق اور فلسفہ کے عناصر بھی پائے جاتے ہیں۔ انہوں نے انسانی نفسیات کو بڑے منطقی انداز میں پیش کیا ہے۔ ان کی تحریریں دلچسپ اور جامد ہیں۔ ان کے افسانوں کا محور عام انسان ہیں۔ انہوں نے عام لوگوں کے بارے میں لکھا۔ ان کے افسانوں میں زیادہ تر تانیثیت کا پہلو مدنظر رکھا گیا ہے۔ انہوں نے عورتوں کے بنیادی حقوق کو اپنے افسانوں کا موضوع بنایا۔ ان کے افسانوں میں مشرقی اور مغربی عورت کی زبوں حالی اور مسائل کو اجاگر کیا گیا ہے۔

فرحت پروین کا ایک اور افسانوی مجموعہ 'کانچ کی چٹان' کے عنوان سے شائع ہوا۔ اس مجموعہ میں (۳۱) افسانے تحریر کیے گئے ہیں۔ جن میں 'کار گو، کارجہاں، دائرہ، دشمن کا شہر، آدھی بات، گلاب اس باغیچے کے، اچھی لڑکی، اندھا کمرہ، سرکس کی شیرنی، عجیب رشتہ، آخری گیت کی موت' و دیگر افسانے قابل ذکر ہیں۔ ان کے افسانوں میں موضوعات کا تنوع پایا جاتا ہے۔ انہوں نے زندگی کے ہر شعبے اور ہر پہلو پر لکھنے کی جسارت کی ہے۔ وہ زندگی کا گہرا مشاہدہ رکھتی ہیں۔ وہ انسانی زندگی کے تمام حقائق کا جائزہ لے کر انہیں اپنے افسانوں کا موضوع بناتی ہیں۔ اس مجموعے کے پہلے افسانے 'آنکھیں نہ کھولنا' کے بیمار دلدار کی زندگی کے المیے کے پس منظر میں فرحت پروین نے سارے معاشرے کے طبقاتی فرق کو بہت قوت سے اجاگر کیا ہے۔ انہوں نے متنوع موضوعات کو برتتے ہوئے کہیں پردیس میں بسنے والوں کے گہرے احساس تنہائی، ان کے نفسیاتی ابتلاء، ان کی باطنی اداسی کی بدولت پرورش پانے والے جذباتی ہیجان کو تصویر کیا ہے۔

ان کے افسانوں کے بارے میں الطاف اشعر بخاری یوں رقم طراز ہیں:

"اصل میں ان کا کہانی کہنے کا انداز انوکھا اور منفرد ہے جس میں ان کا بیانیہ اتنا سادہ، رواں، سلیس اور عام فہم

ہے

کہ کہانی کی زیریں سطح پہلی نظر میں محسوس ہوتی ہے، مگر شاید واضح طور پر دکھائی نہیں دیتی"۔(۸)

ماخذ تحقیقی مجلہ
ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-18

فرحت پروین اپنے افسانوں میں بظاہر منتشر، بے جوڑ اور عام سے واقعات اور دیکھے بھالے کرداروں کو لے کر چلتی ہیں لیکن آہستہ آہستہ ان کے درمیان ایک ایسا اندرونی ربط ابھرنا شروع ہوتا ہے کہ ہر سطر کے ساتھ کہانی کی کشش بڑھتی ہی چلی جاتی ہے۔ان کے افسانوں کے پلاٹ عام طور پر بہت سادہ اور بظاہر کسی ایک مرکزی کردار کے گرد گھومتے ہیں۔اور یہی سلسلہ ان کی کردار نگاری اور کسی ایک کردار کی مرکزی حیثیت کے حوالے سے دیکھنے میں آتا ہے لیکن یہ تاثر اصل میں ان کی کہانی کہنے کا انوکھا اور منفرد انداز ہے۔جو کسی اور کے ہاں نہیں ملتا۔

فرحت پروین کے افسانے 'کانچ کی چٹان' میں ایک سعودی عرب میں مقیم لڑکی فریال کا ذکر ہے۔وہ ہیلتھ سنٹر میں اپنی دوست فریحہ کے ہمراہ مساج کے لیے جاتی ہے۔جہاں اس کی ملاقات فلپائنی لڑکی ہیلن کے توسط سے لیٹیشیا مریا سے ہوتی ہے۔جو مساج سنٹر پر کام کرتی ہے۔اس لڑکی کے دو بیٹے اور ایک بیٹی ہے، اس کا شوہر سیلر ہے۔یہ کام کے سلسلے میں سعودی عرب میں ہے۔لیکن وہ بے چاری دو سال سے پہلے اپنا کنٹریکٹ ملازمت ختم ہونے سے پہلے اس دنیا سے رخصت ہو جاتی ہے۔اس کے بہت سے خواب تھے جنہیں وہ ہر صورت پورا کرنا چاہتی تھی مگر اس کے خواب ادھورے رہ گئے۔اس نے اپنے خوابوں کے بارے میں فریال کو بتایا تھا۔فریال اس کے خوابوں کو پورا کرنے کی کوشش کرتی ہے اور اس کی بیٹی کی بریسلٹ، بندے اور انگوٹھیاں اس کی میت کے ساتھ بھیج دیتی ہے۔اس افسانے کی کہانی المیہ ہے۔اور مصنفہ بتانا چاہتی ہیں کہ انسان اپنی خواہشات کو پورا کرنے کے لیے تگ ودو کرتا ہے لیکن اس کے خواب گردش حالات کی نذر ہو جاتے ہیں۔اور تمام خواہشات پوری نہیں ہو سکتیں۔اس افسانے میں بھی پسماندہ طبقے کی عکاسی کی گئی ہے اور ان کو درپیش مسائل کو اجاگر کیا گیا ہے۔اس افسانوی مجموعے کے بارے میں امجد اسلام امجد یوں بیان کرتے ہیں:

"افسانوی مجموعے کانچ کی چٹان کی زیادہ تر کہانیاں نائن الیون کے واقعے کے بعد کی

لکھی ہوئی ہیں، سو ان میں وہاں کے

سیاسی اور عوامی رد عمل کے ساتھ تہذیبوں کے نام نہاد ٹکراؤ اور امریکی حاکم طبقے کی نفسیات میں پیدا ہونے

والی تبدیلیوں

کا بھی بڑے فنکارانہ انداز میں جائزہ لیا گیا ہے"۔(۹)

فرحت پروین کا ایک افسانوی مجموعہ 'صندل کا جنگل' کے عنوان سے شائع ہوا۔اس میں کل (۲۴) افسانے

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-18

شامل کیے گئے ہیں۔ ان افسانوں میں 'وہ خط، آنٹی، پجاری، وہ ایک لمحہ، آئینہ آئینہ، چار خانہ دھوتی، باد شمال، رحلت، چارہ گر، چھوٹا آدمی، وہ شہر' و دیگر زیادہ نمایاں ہیں۔ ان کے ہر افسانوی مجموعے کو بہت سراہا گیا۔ قارئین نے ان کی تمام تحریروں کو بہت پسند کیا۔ اس کی وجہ ان کا سادہ اسلوب بیان، موضوعات کا تنوع، جامعیت اور منفرد آہنگ ہے۔ اس افسانوی مجموعہ میں ایک افسانہ 'آنٹی' کے عنوان سے تحریر کیا گیا ہے۔ جس کا مرکزی کردار شکیل نامی شخص ہے جو ایک عورت کو آنٹی بھی کہتا ہے اور اسے اپنی ہوس کا نشانہ بھی بنانا چاہتا ہے۔ اس افسانے میں امریکہ کی تہذیب و ثقافت پر طنز پیش کیا گیا ہے۔ وہاں کے لوگوں کی انسانی اور اخلاقی گراوٹ کو نشانہ بنایا گیا ہے۔ نوجوانوں کی بے راہ روی اور بد چلنی پر طعن و تشنیع کی گئی ہے۔ اسی طرح ایک اور افسانہ 'آئینہ آئینہ' کے عنوان سے شامل کیا گیا ہے۔ اس میں مرکزی کردار ایک لڑکی مریم کا ہے۔ ایک لڑکا اس لڑکی مریم کے عشق میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ پھر اس سے شادی کر کے ہی دم لیتا ہے لیکن لڑکی ابھی کم عمر اور معصوم ہوتی ہے اور وہ پڑھنا چاہتی تھی اور شادی کو اپنی خواہشات کی تکمیل میں رکاوٹ سمجھتی ہے۔ اس لیے وہ لڑکے کو زیادہ وقت نہیں دیتی۔ جس کی بناء پر لڑکا ساری زندگی مایوسی کے عالم میں گزار دیتا ہے۔

فرحت پروین کے افسانوں میں نسوانی جذبات و احساسات اور مسائل کو بڑی خوبصورتی سے پیش کیا گیا ہے۔ ان میں زیادہ تر خواتین کا تعلق یورپ یا دیگر ممالک سے ہے۔ عورتوں کے مسائل یکساں ہوتے ہیں۔ وہ جہاں بھی رہیں ان کی نفسیات اور مسائل ایک جیسے ہی ہوتے ہیں۔ فرحت پروین نے اسی موضوع کو اپنی افسانوں کی زینت بنایا ہے۔ ان کے افسانوں میں بعض جگہ پر لسانی تسامحات بھی نظر آتے ہیں۔ لیکن وہ اتنے شدید نوعیت کے نہیں ہیں کہ اس تحریر میں بوجھل محسوس ہوں بلکہ وہ اکثر اتنے سادہ، گہرے، ترشے تراشے اور معنویت سے بھرپور جملے بھی لکھ جاتی ہیں کہ قاری دیر تک ان سے لطف اندوز ہوتا رہتا ہے۔ ان افسانوں میں فرحت پروین دراصل عورتوں کی نمائندہ بن کر سامنے آتی ہیں۔ انہوں نے عورتوں کے جذبات و احساسات کو بڑی خوبصورتی سے پیش کیا ہے۔ اپنے افسانوں کے بارے میں فرحت پروین ان الفاظ میں رائے پیش کرتی ہیں:

"میں جانتی ہوں کہ میری کہانیاں کوئی انقلاب نہیں لا سکتیں، بگڑے ہوئے نظام کو نہیں سنوار سکتیں، مگر مجھے تو

ظلمت سے جنگ میں اپنا کردار ادا کرنا ہے۔ اپنے حصے کی شمع جلانی ہے۔ ممکن ہے، اس کی کوئی کرن کسی

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 5, Issue 3, (July to Sep 2024)
https://doi.org/10.47205/makhz.2024(5-III)urdu-18
ماخذ تحقیقی مجلہ

تاریک

گوشے کو اجال دے"۔(۱۰)

فرحت پروین نے اردو افسانے میں بہت خوب کام کیا۔انہوں نے اردو افسانے کو نیا آہنگ اور منفرد اسلوب عطا کیا۔انہوں نے خواتین کے جذبات اور مسائل کو اپنے افسانوں کے ذریعے اجاگر کیا۔ان کے تخلیقی کام کو کبھی بھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ان کے افسانے اردو ادب میں ایک اہم سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔

حوالہ جات:

۱۔محمد کامران،ڈاکٹر،اردوزبان وادب کی مختصر تاریخ،لاہور،ماورا پبلیشرز،۲۰۱۱ء،ص ۵۲۔

۲۔انور سدید،ڈاکٹر،اردو افسانے کی کروٹیں،لاہور،مکتبہ عالیہ،۱۹۹۱ء،ص ۲۱۔

۳۔فرمان فتح پوری،ڈاکٹر،اردو نثر کا فنی ارتقاء،لاہور،الوقار پبلی کیشنز،۲۰۱۲ء،ص ۳۶۔

۴۔خود نوشت، فرحت پروین، مشمولہ ، مشاہیر میانوالی و بھکر، محمد عارف قریشی، راولپنڈی، ایلیا پبلی کیشنز، ۲۰۱۴ء، ص ۳۵۵۔

۵۔احمد ندیم قاسمی، دیباچہ، منجمد،لاہور،روش پبلی کیشنز،۲۰۰۵ء،ص ۹۔

۶۔اقبال واجد،ڈاکٹر،فرحت پروین کے افسانوں کا تخلیقی ارتقاع، مشمولہ، جشن فرحت،اردو منزل ڈاٹ کام،دبئی،س ن، ص ۲۱۔

۷۔نجیب احمد،بیک فلیپ،ریستوران کی کھڑکی سے،فرحت پروین،لاہور،اساطیر پبلی کیشنز،مئی ۲۰۰۰ء۔

۸۔الطاف اشعر بخاری، تخلیقات بھکر، حصہ ۱۷، بھکر،روزنامہ، بھکر ٹائمز،۱۲ نومبر ۲۰۱۱ء۔

۹۔امجد اسلام امجد، کچھ باتیں کانچ کی چٹان کے حوالے سے، مشمولہ، جشن فرحت، اردو منزل ڈاٹ کام، دبئی، س ن، ص ۱۹۔

۱۰۔فرحت پروین، دیباچہ،صندل کا جنگل،لاہور،جہانگیر بکس،۲۰۱۰ء۔